رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ط

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اِکدن دیکھنا | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ط | مہر بھی اک نورانی چہرے پرستارو میں ہے

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام مسیح موعود)

# الفضل

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

مضامین بنام ایڈیٹر

اور

باقی تمام خط و کتابت مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے ساٹھے سات روپے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)



جلد ۳ | ۲۶۔ اگست ۱۹۱۵ء | بروز پنجشنبہ | مطابق ۱۴ شوال ۱۳۳۳ھ | نمبر ۲۸

## مدینۃ المسیح (علیہ السلام)

دارالامان مہدیؑ پر آجکل خاص طور سے باران رحمت کا نزول ہورہا ہے کئی روز سے قریباً بلاناغہ کسی نہ کسی وقت کم و بیش بارش ہوجاتی ہے بعض دفعہ تو ایسا معلوم ہوا ہے کہ صرف قادیان کے لیئے برس رہا ہے کیونکہ اردگرد مطلع صاف ہوتا ہے ٭

مہتمان لنگر کی توجہ اندنوں اخراجات لنگر میں کفایت کی گنجایش نکالنے کی طرف ہورہی ہے۔ اس کے متعلق کئی ایک تجاویز زیر غور ہیں جن کا عملدرآمد اُمید ہے کہ انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا ٭

مہمانوں کی آمد خدا کے فضل و کرم سے روز بروز ترقی پر ہے آج بھی بہت سے احباب تشریف لائے ہیں ٭

چودہری فتح محمدؐ صاحب کی امداد کے لئے ایک گریجوایٹ عنقریب روانہ ولایت ہونیوالے ہیں احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو ٭ پیر کو بعد نماز مغرب جعفر علیخان صاحب فیروز پوری کی لڑکی کا نکاح

## اخبار احمدیہ

ظفروال کے متعلق مکرمی مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ چودھری محمد حسین صاحب کے جن کی لڑکی کی شادی کی تقریب پر احمدیہ جلسہ کیا گیا تھا۔ اردگرد کے گاؤں کے لوگوں کو بھی بلالیا تھا۔ اور اسطرح لیکچروں میں شہر اور باہر کے لوگ کثرت سے جمع ہوگئے تھے۔ جن پر بہت اچھا اثر ہوا۔ غیر احمدیوں کے علاوہ بھی بعض ہندو اور سکھ تقریریں سننے کے لئے آئے۔ ترقی اسلام کے واسطے چندہ کی تحریک کیگئی۔ اور مبلغ ایک سو تین روپے نقد جمع ہوئے۔ فالحمد للہ۔ واپسی پر جانگڑیاں میں وعظ کئے گئے۔ اور سمبڑیال میں بھی ایک لیکچر ہوا ٭

مفتی صاحب کو سمبڑیال میں ہی منصوری جانے کا حکم ہوگیا۔ اور آپ وہاں چلے گئے ٭

منصوری۔ مفتی محمد صادق صاحب ۱۲۔ اگست کی دوپہر کو پہنچ گئے۔ میر قاسم علی صاحب اور حافظ روشن علی صاحب ان سے پہلے ہی پہنچ چکے تھے۔ مفتی صاحب کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ لیکچروں کے لئے جو مکان لیا ہوا ہے وہ بہت عمدہ اور موزوں جگہ پر ہے لیکن مسلمانوں نے ایکا کیا ہوا ہے کہ کوئی تقریروں کو نہ سنے۔ اس لئے سامعین کی تعداد بہت نہیں ہوتی۔ اس سے بڑھ کر تعصب اور حق سے عداوت اور کیا ہوسکتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی باتیں سنانے والے لوگوں کی تقریر کو بھی نہ سنا جائے نیز مفتی صاحب تحریر فرماتے کہ یہاں انگریز کثرت سے ہیں اور ہندوستانیوں کے ساتھ بے تکلف ہیں۔ اگر ان میں تبلیغ کی جائے تو انشاء اللہ بابرکت ہو ٭

شیخ فضل حق صاحب شیخ رحیم بخش صاحب رائیس احمدی کی وفات حسرت آیات کی اطلاع دیتے ہوئے جنازہ غائب پڑھے جانے کی درخواست کرتے ہیں ٭

جنجہ (یوگنڈا ریلوے۔ مشرقی افریقہ) میں بابو قائم الدین صاحب کلرک ہمارے ایک مخلص بھائی ہیں۔ دینی کاموں میں بڑی

باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شایع ہوا ٭

خوشی سے حصہ لیتے ہیں۔ انکی صحت اکثر خراب رہتی ہے احباب انکے حق میں دُعا کریں۔ خدا تعالیٰ فضل و کرم فرمائے ؛

**رنگون** (برہما) سے ایک دوست لکھتے ہیں کہ وہاں مخالفین سلسلہ کے نزدیک "مرزائیوں کے وعظ سے کنجری (زن بازاری) کا گانا سننا اچھا ہے"۔ اور ان کا اپنا یہ حال ہے کہ مسجد میں جو ذکر الٰہی کی جگہ ہے اکثر باہم جوتم پیزار رہتی ہے اور بعض دشمنانِ احمدیت شرمناک سے شرمناک حرکات کے مرتکب پائے جاتے ہیں۔ بارہا انکے گھر ہولناک آگ نے خاک سیاہ کئے۔ کئی دفعہ پلیگ نے صفایا کیا مگر یہ اپنی شرارتوں سے باز نہیں کرتے۔ ان کے مولوی ایسے ہیں کہ بھنگ اور افیون کی معجون کھا کھا کر مسجد میں اشعار با آواز بلند گاتے اور جھوم جھوم کر سننے کو ایک کارِ ثواب سمجھتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ افسوس! مسیح موعود کی عداوت نے ان لوگوں کو اسلام سے کتنی دُور پھینک دیا ہے۔ عبرت!

**بادل کی شکل میں نزولِ مسیح** کی حکایت بڑی دلچسپ ہے رنگون میں لوگوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو گئے ہیں مگر ابھی ظاہر نہیں ہوئے۔ ہمارے ایک احمدی دوست نے خوب کہا کہ حضرت مسیح اُترے ہونگے۔ مگر نئے یہودیوں کے ڈر سے چھپ گئے۔ اس نزول کی اصلیت محض یہ بیان کیگئی ہے کہ ایک بادل نظر آیا۔ جسکی ظاہری شکل انسانی ہیئت سے مشابہ تھی ؛

**مخالفینِ سلسلہ** بعض مقامات پر ہمارے غریب بھائیوں کو دُکھ دینے میں بڑی سرگرمی اور جوش سے ساعی ہیں۔ انکی فریادیں پڑھ پڑھ کر دل میں ایک درد پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ انہیں اپنے مولا کریم کے بھروسہ پر مطمئن رہنا چاہیئے۔ صبر و استقلال سے اپنا کام کئے جائیں۔ حضرت اقدس انکے لئے برابر دُعائیں فرماتے ہیں۔ وہ خود بھی پورے تذلل اور ابتہال سے خدا کے آستانۂ الوہیت پر گرے ہوئے دُعاؤں میں لگے رہیں۔ انشاء اللہ سب مشکلیں آسان ہو جائینگی۔ دشمن تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اگر خدا سے تمہارا تعلق پختہ ہے۔ ہاں اپنی کمزوریوں کی اصلاح سے غافل نہ رہیں۔ اور آزمائش و ابتلاء کے وقت گھبرائیں نہیں۔ کہ ترقیات کی راہ میں ان کا آنا ضروری ہے۔ اللّٰھُمَّ انصر من نصر دین محمدؐ وجعلنا منھم واخذل من خذل دین محمدؐ ولا تجعلنا منھم۔ آمین ؛

**زیرہ** (فیروزپور) میں برادر عیسےٰ احمدی اپنے بھائی کی وجہ سے کسی پریشانی و مصیبت میں مبتلا ہیں۔ اور احمدی احباب سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں ؛

**منشی اروڑا خاں صاحب** حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت مخلص و قدیم خادم بیمار ہیں۔ مقامی جماعتیں جمعہ کے دن انکی صحت کے واسطے ضرور دُعا کریں۔ ۲۴ اگست کو حضرت ایدہ اللہ بھی انکی عیادت کو تشریف لے گئے۔ اور اظہار ہمدردی و شفقت فرمایا ؛

## خبریں

**جنگ**

**رومہ** (پایہ تخت اٹلی) سے نامہ نگار ڈیلی ٹیلیگراف ۲۱ اگست کو تار خبر دیتا ہے۔ کہ سفیر اٹلی متعینہ قسطنطنیہ اور سفیر ٹرکی متعینہ رومہ صبح شام میں اپنے اپنے ملک کو واپس ہوا چاہتے ہیں ؛

**ایتھنز** (دار الخلافہ یونان) سے ریوٹر کا وقائع نگار۔ جمال پاشا کی ایک سرکاری اطلاع بدیں مفہوم بیان کرتا ہے کہ ترکوں کو ) عربوں سے امید نہیں کہ کچھ امداد مل سکے کیونکہ ان (عربوں) میں سے بہتیرے (ترکی) گورنمنٹ سے منحرف ہیں اور خود مختاری کے خواہشمند ؛

**عربک نامی** (امریکی) جہاز کے غرق کئے جانے سے تمام امریکن قوم میں سخت برہمی پھیلی ہوئی ہے پسماندگان جہاز کے حلفی بیانات دربارہ جرمن تاخت نے اس ناراضی کو اور بھی دوبالا کر دیا ہے۔ ماحصل اِن بیانات کا یہ ہے کہ غنیم نے عربک کو بغیر کسی نوٹس کے ڈبو دیا۔ اور اسمیں بہت سے امریکن آدمی بھی غرق ہوئے۔ تفتیش حالات کے بعد عام رائے یہ قرار پائی ہے کہ گورنمنٹ (امریکہ) کو بہت جلد اس بات کا فیصلہ کر دینا چاہیئے کہ آیا وہ جرمنی کے ساتھ سفارتی تعلقات منقطع کریگی یا نہیں ؛

**پریزیڈنٹ** امریکہ نے اپنے وکلاء متعینہ انگلستان کو ہدایت کی ہے کہ وہ بھی عربک کے امریکن مسافروں کی شہادتیں قلمبند کریں۔ ایک تجویز یہ بھی ہے کہ امریکہ میں جسقدر جرمن ہیں سب گرفتار کر لئے جائیں۔ اور جرمن اخباروں پر سخت سنسر قائم کیا جاوے ؛

**واشنگٹن** کا پیام برقی مورخہ ۲۲ اگست مظہر ہے کہ امریکن سفیر متعینہ برلن حادثہ عربک کی تصریحات طلب کرتے ہیں اور امریکن گورنمنٹ بھی پوری پوری تحقیقات کرنا چاہتی ہے۔ پس اس معاملہ کا قطعی فیصلہ ہونے میں ضرور ابھی کچھ عرصہ لگیگا۔ امریکن عمال حکومت علانیہ خواہشمند ہیں کہ اگر وقار و عزت کے ساتھ یہ قضیہ رفع دفع ہو سکے تو جرمنی سے قطع تعلق نہ کیا جائے۔ گو سفارتی حلقوں میں تو کسی کو اس کی بھی توقع نہیں تاہم گورنمنٹ (امریکہ) کی منشا پائی جاتی ہے کہ جرمنی کچھ عذر و معذرت کرے تو اس پر غور کیا جاوے ؛

**برسٹل** سے نیویارک کو جاتا ہوا برٹش سٹیمر موسومہ نیویارک سٹی اور ایک ناروی سٹیمر دشمن نے غرق کر دئے۔ برطانی امارت بحریہ کی ہفتہ وار رپورٹ کے مطابق (۱۴۸۰) آیندہ رونده جہازوں میں سے غنیم نے کل دو سرنگ سے اُڑائے۔ گیارہ آبدوزوں سے تباہ کئے۔ اور دس چھوٹی ماہیگیر کشتیاں غرق کیں ؛

**کوپن ہیگن** کا ایک پیام برقی مظہر ہے کہ ایک جرمن آبدوز نے ناروی سیل سٹیمر موسومہ آڑنا کو روک کر ایک اور توہین کا ارتکاب کیا۔ اتفاق سے ناروے کا تباہ کن جہاز بھی موقعہ واردات پر آنکلا۔ اور اس کے کان کھولے کہ تم ہو کس ہوش میں یہ تو علاقہ ہی ناروے کا ہے تب جرمن آبدوز واپس چلی گئی ؛

**روسی** مراسلہ سرکاری کی خبر ہے کہ غنیم کے جنگی بیڑے کی جمعیت کثیر خلیج ریگا کو چیرتی ہوئی نکل گئی۔ اور بحری جنگ جاری ہے۔ روسی بیڑہ بالٹک کے بڑے بڑے جہاز اس وقت خلیج مذکور میں موجود نہیں ہیں۔ اور صرف چھوٹے جہازوں اور سرنگوں سے اسکی حفاظت ہو رہی ہے۔ برلن کا مراسلہ سرکاری اقراری ہے کہ جرمنی کی تین تارپیڈو کشتیاں سرنگوں سے تباہ ہو گئی ہیں ایک اعلان سرکاری مظہر ہے کہ برطانیہ کے آبدوز نے غنیم کے ایک کروزر کو تارپیڈو سے اُڑا دیا ایک روسی آبدوز نے ترکی سٹیمر کو غرق کر دیا۔ جسپر آٹھ ہزار ٹن کوئلہ لدا ہوا اناطولیہ سے قسطنطنیہ جا رہا تھا ؛

**ریگا** کے قریب بحری جنگ میں غنیم کا بڑا بھاری نقصان ہوا۔ چنانچہ پیٹروگراڈ کی تار خبر ہے کہ ایک پرائیویٹ مگر بالکل معتبر اطلاع کے مطابق جرمن بیڑہ کو خلیج ریگا کی حال کی لڑائی میں ضرر عظیم پہنچا ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۶۔ اگست ۱۹۱۵ء

## سود کا پنجۂ ستم

انسانی زندگی کی منازل طے کرنے کے لئے اسلام سے بڑھکر راہ نمائی کرنے اور مقامات خوف وخطر سے بچاکر جائے مقصود پر پہنچانے کی صلاحیت اورکسی مذہب میں نہیں پائی جاتی۔ اسلام کی ہر ایک ہدایت برکت ومنفعت سے پر ہے اور اس کا ہر حکم حق وحکمت پر مبنی۔ لیکن جنہیں حقیقی بصارت سے حصہ نہیں ملا۔ ان کی نگاہ میں اسلام کا مفید سے مفید حکم بھی سراپا مضرت اور مبارک سے مبارک اصول بھی مجسم نحوست ہی دکھلائی دیتا ہے۔ مثال کے طور پر ہم مسئلہ سود کو لیتے ہیں۔ اس کے متعلق غیر مسلم اہل الرائے کا خیال ہے کہ اسلام اس کو حرام قرار دینے میں ایک اقتصادی غلطی کا مرتکب ہوا ہے۔ کیونکہ فی زمانہ اس کے بغیر تجارتی کاروبار کا انجام پانا غیر ممکن ہے اور یہ بری تحدی سے کہتے ہیں یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ سود کو چھوڑ کر کوئی شخص بیج بیوپار میں کامیابی حاصل کرلے۔ اور مزید تعجب کی بات یہ ہے۔ کہ اس قسم کی آواز وقتاً فوقتاً ان لوگوں کی طرف سے بھی اٹھائی جاتی ہے۔ جو اپنے آپکو مسلمان کہتے ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کے دین کی صداقت بھی کس زور سے ظاہر ہو رہی ہے۔ کہ جن لوگوں کی تقلید میں انہوں نے یہ آواز اٹھائی۔ اب وہ خود ہی سود کے پنجۂ ستم سے چیخ اٹھے ہیں۔ اور اس سے رہائی کی تدابیر سوچ رہے ہیں۔ چنانچہ آج سے قریباً دو سال قبل امریکہ میں ماہران اقتصادیات کی ایک کانگرس نے سود کی بھاری شرح کی خرابیوں کو پورے زور کے ساتھ طشت ازبام کرکے اصلاح کی کوشش کی تھی۔ اور انگلستان تو اس کی خرابیوں سے اس درجہ متاثر ہوا کہ اس نے شرح سود کی حدبندی بھی کردی ہے۔ لیکن ہندوستان جس نے مغرب کی اقتدا میں اسکو اختیار کیا تھا۔ اس بلائے بے درمان سے ابھی تک مخلصی نہیں پاسکا اور ہم دیکھتے ہیں کہ سود کے متعلق آئے دن ایسے ایسے واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ جن کی کیفیت سن سن کر سود کی دراز دستیوں پر تعجب ہی آتا ہے۔

حال میں ایک مقدمہ بمبئی ہائیکورٹ میں پیش ہوا جس کی مختصر روئداد اس طرح بیان کی گئی ہے۔ کہ مدعی نے ۲۲۵ روپے ۱۸۹۶ء میں مدعا علیہ کی جائداد غیر منقولہ کی کفالت پر ۱۸½ فیصدی سود پر قرض دیئے تھے۔ مگر مدعا علیہ سے روپیہ اگست ۱۹۱۰ء تک ادا نہ ہو سکا اور اب مدعی نے ۲۲۵ روپے اصل اور ۱۸۲۵ روپے بابت سود ۱۵ جنوری ۱۸۹۶ء لغایت ۲۔ اگست ۱۹۱۰ء کا دعویٰ دائر کر دیا۔ یہ مقدمہ کچھ عرصہ تک چلتا رہا۔ بالآخر فروری ۱۹۱۱ء میں شرائط راضی نامہ کی ڈگری صادر ہوئی جس کا یہ مضمون تھا۔ کہ مدعا علیہ تاریخ ڈگری سے چھ ماہ کے اندر ۷۰۰ روپیہ مدعی کو بالمقطع ادا کردے۔ لیکن اگر وہ اس سے قاصر رہے۔ تو مدعی کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ ۱۹۰۰ روپے مع خرچ جائداد مرہونہ کو نیلام کرکے وصول کرلے۔ مدعا علیہ چونکہ مفلس اور غریب تھا۔ اس لئے مدت معینہ کے اندر رقم مذکورہ ادا نہ کرسکا اس پر مدعی نے ۳۰ نومبر ۱۹۱۱ء کو آخری ڈگری کے لئے عدالت میں درخواست دی تو مدعا علیہ کی طرف سے یہ عذر پیش ہوا۔ کہ جو دفعہ مدعی کو سات سو روپے کی ادائگی چھ ماہ کے اندر نہ ہونے کی صورت میں ۱۹ سو روپے معہ خرچہ مدعا علیہ کی جائداد مرہونہ کو نیلام کرکے وصول کر لینے کا حق عطا کرتی ہے۔ وہ تعزیری ہے۔ نیز اس نے دو ماہ کی مزید مہلت مانگی۔ کہ میں سات سو روپیہ اس عرصہ میں ادا کردونگا چنانچہ سب جج احمدآباد نے جس کے روبرو یہ مقدمہ پیش تھا۔ دو مہینے کی میعاد اور بڑھادی۔ اور مدعی کو بطور معاوضہ بارہ فیصدی سالانہ کی شرح سے ۲۴۔ اگست ۱۹۱۱ء سے سود دلادیا۔ مدعی نے اس حکم کے برخلاف صاحب ڈسٹرکٹ جج احمدآباد کے ہاں اپیل دائر کیا۔ جو نامنظور ہوگیا۔ اور ڈسٹرکٹ جج نے سب جج کی رائے سے اتفاق کیا۔ مگر عدالت ہائیکورٹ نے مدعی کے دعوے کو اس بنا پر تسلیم کرلیا۔ کہ سابق راضی نامہ کی ڈگری ایک اقرارنامہ مندی کی صورت رکھتی ہے اور اقرارنامہ صرف فریقین کی رضا سے بدلا جاسکتا ہے۔ اب چونکہ مدعی رضامند نہیں ہے اس لئے دو ماہ کی میعاد سات سو کی ادائگی کے لئے نہیں دی جاسکتی۔ لہذا انہوں نے مدعی کا ۱۹ سو روپیہ معہ خرچ دلانیکا دعویٰ جائز قرار دیا۔ اور مدعا علیہ کو ہائیکورٹ کے فیصلہ کے بموجب جو یقیناً آخری اور قطعی ہے اب مدعی کو قریباً دو ہزار روپے بلکہ اس سے بھی زیادہ صرف سوا دو سو روپے قرض کے عوض ادا کرنے ہونگے۔

اس قسم کا یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں۔ بلکہ ایسے واقعات اکثر پیش آتے رہتے ہیں۔ اور اپنے مہلک اثرات ان فلاکت زدہ لوگوں پر چھوڑ جاتے ہیں۔ جن میں سے ایک ایک کی عبرت انگیز تباہی زبان حال سے یہ کہتی ہے کہ۔ ع

من نہ کردم شما حذر بکنید۔ لیکن افسوس بہت کم لوگ ہیں جو سبق حاصل کرکے اپنی حالت سنوارنے کی فکر کرتے ہوں کاش یہ لوگ اسلام کی اکمل واعلیٰ تعلیم کو پس پشت نڈالتے۔ تو اس حالت کو نہ پہنچتے۔ خدا تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے یاایھاالذین اٰمنوا لاتاکلوا الربوٰا اضعافاً مضٰعفةً۔ واتقوا اللہ لعلکم تفلحون۔ اے ایمان والو لوگو تم سود در سود نہ کھاؤ۔ یہ بہت بری بلا ہے۔ اگر تم کامیابی حاصل کرنا اور آرام اور اطمینان سے رہنا چاہتے ہو تو اللہ تعالےٰ کا تقویٰ اختیار کرو یعنی جو حکم تمہیں خدا دیتا ہے۔ اس پر عمل کرو ورنہ تم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اور کبھی آرام سے نہیں رہ سکتے۔

اسلام نے جہاں سود لینے سے منع فرمایا ہے۔ وہاں اس کا دینا بھی حرام قرار دیا۔ اور اس کے خطرات اور نقصانات سے لوگوں کو مطلع کردیا ہے۔ لیکن جو لوگ اسلام کے اس حکم کو ہی غلطی سمجھتے ہیں۔ وہ کہاں اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں؟ اور جب فائدہ نہیں اٹھاتے۔ تو تباہ و برباد بھی ہو رہے ہیں۔ آخر میں ہم بڑے زور سے کہتے ہیں۔ کہ یہ دنیا کا دور آخر ہے خدا کا برگزیدہ مسیح موعود خلق اللہ کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لئے آچکا ہے اور اب تا وقتیکہ دنیا اسلام کے آگے سر تسلیم خم نہ کرے۔ کبھی اس قسم کی تباہ کاریوں سے محفوظ نہیں ہوسکتی۔

---

**ضروری اطلاع** ۔ خط وکتابت میں اپنا نمبر خریداری ضرور لکھیں۔ ورنہ تعمیل میں دقت ہوگی بعض دوست نمبر ۸۳۵ لکھدیتے ہیں جو اخبار کا رجسٹرڈ نمبر ہے۔ تبدیل پتہ کے بعض خطوط میں نام ومقام تک صاف وخوشخط نہیں ہوتا جو ٹھیک ٹھیک پڑھا نہیں جاتا۔ تمام خریداران

# الاخبار والآراء

## سگ گزیدوں کا علاج کسولی میں

گورنمنٹ نے ازراہ رفاہ عام کسولی میں پاگلے کتے کے کاٹے کے مریضوں کے لئے ایک وسیع پیمانہ پر ہسپتال بنایا ہوا ہے جس سے ہر سال ہزاروں مریض فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور سال بسال پہلے سے زیادہ مفید ثابت ہو رہا ہے ۱۹۱۳ء میں صرف ۳۹۸۴ مریض علاج کے لئے آئے تھے لیکن ۱۹۱۴ء میں ۴۵۸۹ انسٹی ٹیوٹ میں داخل ہوئے۔ جن میں سے یورپین مریضوں کی تعداد ۱۶۴ تھی۔ یہ بات تعجب سے سنی جائیگی۔ کہ ۷ ہندوستانی بیماروں کے مقابلہ میں صرف ایک انگریز مریض فوت ہوا۔ اس کا بہت بڑا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ ہندوستانی مریض کئی وجوہات سے بروقت کسولی نہیں پہنچ سکتے۔ اس لئے ان کا علاج خاطر خواہ نہیں ہو سکتا۔ اور یہ بیماری ان کی ہلاکت کا باعث بنجاتی ہے۔ لہذا اس بات کی ضرورت سمجھی گئی ہے۔ کہ سب لوگوں کو آگاہ کر دیا جائے کہ دیوانے کتے کے کاٹے کو فوراً کسولی بھیج دیا کریں۔ تاکہ وقت پر مناسب علاج ہو سکے۔ کیونکہ یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ جب کوئی مریض کامیاب علاج نہ ہونے کی وجہ سے اس مرض میں مبتلا ہو جائے۔ تو پھر اس کا جانبر ہونا محال ہوتا ہے چنانچہ اس وقت تک کوئی ڈاکٹری تجربہ ایسے مریض کو بچانے میں کامیاب نہیں ہوا۔

لیکن خدا تعالٰے نے جس کے قبضہ قدرت میں ہر ایک چیز ہے۔ اور جو اپنے بندوں کے ذریعہ خارق عادت باتیں ظاہر فرماتا رہتا ہے۔ اسی مرض کے ایک بیمار کو جو ڈاکٹروں کی رائے میں لاعلاج تھا۔ اپنے برگزیدہ حضرت **مسیح موعود** علیہ السلام کی دعا سے صحت عطا فرما دی تھی۔ جو ابتک بقید حیات موجود ہے۔ اور آپ کی صداقت کا زندہ نشان۔ یہی ایک اتنا بڑا نشان ہے۔ جو حق کے متلاشی کے لئے خضر راہ ہو سکتا ہے۔

---

## دانا دشمن بہ زناداں دوست

یہ ایک ضرب المثل ہے۔ جو آج کل اسلام کے ناداں دوستوں اور خیر خواہی کا دم بھرنیوالوں پر صادق آرہی ہے۔ اور ایسے لوگ اسلام کے لئے موجب نقصان ہو رہے ہیں۔ پچھلے دنوں ہمیں محمد احسان اللہ صاحب عباسی کے اس ترجمہ قرآن کے متعلق نوٹس لینا پڑا تھا۔ جو انہوں نے اردو میں متن قرآن سے علیحدہ کر کے چھاپا تھا۔ اور جو ایک بڑی بدعت اور کوتہ اندیشی تھی۔ اب ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک شخص عبد الحمید نامی نے انجمن اسلامیہ جبل پور کے پریس میں ایک ترجمہ طبع کرایا ہے جس میں قرآن کریم کی عربی عبارات کا تلفظ ہندی رسم الخط میں لکھے جانے کی وجہ سے بالکل بدل گیا ہے جس کا نتیجہ لفظی و معنوی دونو تحریفیں ہونگی۔ چنانچہ لفظ رب العٰلمین کا تلفظ ہندی میں رب بل آلمین اور ولا الضالین کا ودا ایلین کیا گیا ہے۔

یہ ایک ایسی جرات وجسارت بیجا ہے۔ جو خطرناک نتائج کا موجب ہو گی۔ بہتر ہوتا کہ عبد الحمید صاحب ایسا نہ کرتے لیکن اب جبکہ وہ کر چکے ہیں۔ تو اس کے برے اثرات کے سدباب کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس ترجمہ کی تمام کاپیاں تلف کروا دی جائیں۔ اور اگر وہ اسکو منظور نہ کریں۔ تو اعلان عام کر دیا جائے۔ کہ اس ترجمہ کو کوئی شخص نہ خریدے کیونکہ یہ قرآن کا ترجمہ نہیں ہے۔

ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ آج کل اسلام ایسے ہی لوگوں کی بدولت سخت نقصان اٹھا رہا ہے۔ کاش ان خرابیوں کے انسداد کا مسلمانوں کو فکر ہوتا۔ ہمارے خیال میں مسلمان جب تک ایک سلک میں منسلک ہونگے اور اپنے تمام افعال اور کردار کو ایک مرکز سے وابستہ کر کے کام نہ کرینگے۔ اس وقت تک ایسی باتوں کی اصلاح ناممکن ہے۔ کیونکہ جب ہر ایک اپنے آپ کو علامہ مجتہد مقتدٰی و پیشوا اور دینی علوم کا ماہر سمجھتا ہے۔ تو کون ہے جو اسے کسی بات کی اشاعت سے منع کر سکے۔ مبارک ہے جماعت احمدیہ جو خدا کے فضل سے خدا تعالٰی کے مامور کو شناخت کر کے ایک امام مفترض الطاعت کے ماتحت ہو گئی ہے اور اس قسم کے دینی مفاسد سے محفوظ۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

---

## عذر شکوہ

(ریویو)

اس نام کا ایک چھوٹا سا منظوم رسالہ ہمارے پاس ریویو کے لئے پہنچا ہے۔ جو محمد عبد العزیز صاحب عزیز امرتسری کی جدید شاعری کا مختصر مگر دلکش نمونہ ہے حکیم معراج الدین احمد صاحب اڈیٹر رسالہ ارائیں میگزین لاہور نے اسے عمدہ لکھائی چھپائی اور کاغذ کے ساتھ شایع کیا ہے جو حسن ظاہری کے علاوہ ادبی خوبی بھی رکھتا ہے۔ اعلیٰ شاعرانہ تخیلات نے واقعات کے ساتھ ملکر ایک دلکش صورت اختیار کر لی ہے۔ نفس مضمون کے لحاظ سے رسالہ واقعی اس قابل ہے کہ ہر ایک مسلمان اس کو پڑھے۔ ہم صرف دو بند ذیل میں نمونۃً درج کرتے ہیں۔

حشر میں سو نگے۔ کیوں شب میں جو جاتے تھے | کشتی زہد و ریاضت میں پھر جاتے تھے
کوئی آتا تھا منانے تو بگڑ جاتے تھے | خون سے اس کے حلیے بھی تھر جاتے تھے

کوئی پہلو بھی عمل کا نہ دکھایا ہم نے
شور بے وجہ زمانے میں مچایا ہم نے

ڈالدی ہمنے پس پشت خدا کی وہ کتاب | ہے جو دنیا کے لئے راہبر راہ صواب
نہ کچھ اندیشۂ پرسش ہے نہ کچھ خوف عذاب | محو کی دل سے گناہوں نے رہ و رسم ثواب

رات دن شغل کبائر ہے سیہ کاری ہے
کذب ہے ظلم ہے شوخی ہے بد اطواری ہے

ان بندوں کو پڑھکر مسلمانوں کی حالت کا خوب اندازہ ہو سکتا ہے لیکن سخت افسوس اس بات کا ہے۔ کہ وہ اصلاح حال کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ حالانکہ خدا تعالےٰ اپنے ایک برگزیدہ بندے کو عین ضرورت حقہ کے وقت اسی غرض سے ان کی طرف بھیج چکا ہے۔ کاش اس رسالہ کو پڑھکر وہ مسلمان جنہیں اپنی حالت معلوم نہیں۔ اپنے نیک و بد کی سدھ لیں اور چارہ ساز کی تلاش کریں۔ جو آج بجز **مسیح موعود** کے انہیں دنیا کے پردہ پر کوئی نہ ملیگا۔

شائقین دفتر ارائین میگزین سے ۲٠/ کے ٹکٹ بھیجکر منگا سکتے ہیں۔

## پیغام حنیف

ایک نو تالیف دلچسپ اور مدلل رسالہ ہے احمدیت کی تائید میں۔ پیر جی محمد حنیف صاحب احمدی سوداگر ڈیرہ دون نے اکثر ضروری حجج و براہین کو ایک ایسے مسلسل بیان اور مربوط پیرایہ میں ترتیب دیا ہے کہ اخیر تک پڑھے بدون شاید ہی کسی کا جی چھوڑنے کو چاہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ بھی اچھا ہے۔ پھر قریباً پچاس صفحہ حجم پر قیمت صرف ار کچھ بھی نہیں۔ برادر محمد یمین صاحب تاجر کتب قادیان نے چھپوایا ہے انہی سے ملیگا۔

# ذکرِ خیر

یعنی خلاصہ تعزیت نامہ جو حضرت مولینا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہوی نے حضرت حاجی سیٹھ عبدالرحمن صاحب احمدی مرحوم ملک التجار مدراس کی وفات پرانکے فرزند سیٹھ احمد صاحب کے نام ارسال فرمایا۔ افسوس کہ یہ مضمون جلدی شائع نہ ہوسکا۔ تاہم چونکہ بلحاظ سبق آموز و پُر معارف ہونے کے ہمیشہ مفید ہوسکتا ہے۔ لہذا اس تاخیر اشاعت پر مولینا ممدوح سے معافی چاہتے ہوئے ہم اس کو ذیل میں ہدیہ ناظرین کرتے ہیں (ایڈیٹر)

اناللہ و انا الیہ راجعون - سیٹھ عبدالرحمان صاحب احمدی کی وفات حسرت آیات سے جو صدمہ خاکسار کو ہوا ہے احاطہ تحریر سے باہر ہے مگر آیۃ ذیل پر غور کرنے سے کچھ تسلی بھی ہوجاتی ہے۔ قال اللہ تعالی - کل من علیها فان ویبقی وجه ربك ذوالجلال والاکرام - اس آیت کے آگے اللہ تعالیٰ نے اس فنا کو جن و انس کیلئے نعمت قرار دیا ہے جیسا کہ ارشاد فرماتے ہیں فبای الاء ربکما تکذبان بظاہر سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان و جن کی فنا نعمت کیونکر ہوسکتی ہے؟ مگر ذرا غور کرنے سے یہ سوال حل ہوجاتا ہے کہ یہ فنا بھی واقعی بڑی نعمت ہے - کیونکہ جو نعماء اخروی اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے طیار کی ہیں وہ مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر کی مصداق ہیں کہ اس تنگ و تاریک عالم فانی میں حاصل نہیں ہوسکتی ہیں۔ اور اللہ تبارک و تعالی کو منظور ہے کہ انسان پر بھی اپنی صفات بقاء و جلال و اکرام کا کچھ پرتو ڈالا جاوے - کما قال اللہ تعالی - انی جاعل فی الارض خلیفة - پس ان نعماء الٰہی کے حصول کے لئے یہ سفر آخرت ضروری ہوا کہ اللھم الحقنی بالرفیق الاعلی دعا کیگئی تھی - پس ان نعماء اخروی کے اعتبار سے فرمایا گیا کہ فبای الاء ربکما تکذبان - پس اس تفسیر سے سوال مذکور حل ہوگیا اور فنا ایک عمدہ نعمت ہوگئی جو ذریعہ ہے حصول بقا و اکرام اور بزرگی انسان کا اور اسی وجہ سے سورہ ملک میں بھی موت کو ایک نعمت برکت والی اور سلطنت وغیرہ قرار دیا گیا ہے - قال اللہ تعالی - تبارک الذی بیدہ الملك وهو علی کل شیٔ قدیر الذی خلق الموت والحیوٰة لیبلوکم ایکم احسن عملا - پس خاکسار اپنی الفاظ تعزیت کا ترجمہ لکھتا ہے جو رحمۃ للعالمین کی وفات کے وقت عالم ملکوت سے نازل ہوئے تھے تاکہ تعزیت بطور سنت کے ادا ہو جائے - وھو ھذا -

سلام ہو تم پر اے گھر والو اور برکتیں اور رحمتیں خدا کی تم پر نازل ہوں - بیشک اللہ تعالی ہی میں تمہاری تسلی ہے ہر ایک مصیبت سے اور اللہ تعالی ہی بدلا دینے والا ہے ہر ہلاک ہونے والی چیز کا اور وہی تدارک کرنے والا ہے ہر ایک فوت ہونے والی شے کا - کیا اچھا کہا ہے کسی بزرگ نے ؎

لکل شی اذا فارقته خلف
ولیس للہ ان فارقت من عوض

پس اللہ تعالی ہی پر بھروسہ کرو - بلفظ دیگر تقویٰ اختیار کرو یعنی جزع فزع سے بچو - اور اوسی سے تمام امیدیں رکھو - اور مصیبت زدہ وہی شخص ہے جو محروم رہا ثواب سے - از مشکوٰۃ شریف - اے میری پیارے عزیز سیٹھ احمد صاحب سیٹھ صاحب مرحوم اسم بامسمی تھے - اور عباد الرحمن میں سے ایک عبدالرحمن تھے کیونکہ جو صفات عباد الرحمن کی اللہ تعالی نے سورہ الفرقان میں بیان فرمائی ہیں وہ انمیں موجود تھیں - قال اللہ تعالی - وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض هونا واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما - یا اللہ تو نے جو عباد الرحمن کے لئے اپنے کلام پاک میں وعدہ فرمایا ہے وہ عبدالرحمن احمدی کے لئے پورا کیجئے - قال اللہ تعالی - اولئك یجزون الغرفة بما صبروا ویلقون فیها تحیة و سلاما خالدین فیها حسنت مستقرا و مقاما -

سیٹھ صاحب مرحوم کو خاکسار کے ساتھ بڑی محبت دلی ابتغاء لوجہ اللہ تھی - اور کچھ ایسی خصوصیت تھی کہ جب کبھی قادیان تشریف لاتے تو خاکسار ہی کے کمرہ میں قیام فرماتے - اور حضرت جری اللہ کو بھی یہ خصوصیت معلوم تھی بوقت انکی تشریف آوری کے یہی حکم فرماتے کہ سیٹھ صاحب کو مولوی صاحب کے پاس ہی ٹھہراؤ - اسپر خادم مہمانخانہ عرض کرتے کہ حضور وہ وہیں ٹھہرے ہیں - صدق رسول الکریم - الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناکر منها اختلف - ابتداء ۱۳۱۲ھ میں جبکہ آں مرحوم بیعت ہوئے تھے تو علمائے مخالفین نے بڑا شور و غل برپا کیا تھا - تب مولوی حسن علی صاحب مرحوم نے خوب مناظرہ اور مباحثہ علمائے مخالفین سے کیا مگر یہ بیہودی صفت علماء کب باز آتے ہیں کہیں مسائل صرف و نحو کے پیش کردیتے - اور کہیں مسائل منطقیہ وغیرہ درمیان بحث کے لاتے - اگرچہ مولوی حسن علی صاحب انگریزی زبان کے بڑے لیکچرار تھے - مگر ان معاندین علماء نے مسائل منطقیہ اثنائے بحث میں لاکر تو تو میں میں کرنا شروع کیا تب سیٹھ صاحب مرحوم نے خاکسار کو طلب فرمایا - اور حضرت اقدس جری اللہ نے بھی تاکیدی حکم خاکسار کے مدراس جانے کے لئے نافذ فرمایا - تب خاکسار مدراس گیا - اس وقت کا سیٹھ صاحب مرحوم کا اخلاص قابل ملاحظہ ہے کہ آپ نے اس خاکسار کے مناظرات کی تقریب پر قریباً پانسو کے صرف فرما دیا - اور متعدد رسائل و اشتہارات مدراس اور بنگلور وغیرہ میں شائع کئے جس کا نام تحفہ مدراس .. .. .. .. .. .. .. .. .. ہے - اور شاہین و میزان الاعتدال اور انقلاب بنگلور وغیرہ رسائل اور اشتہارات کو مطالعہ فرمایا جاوے جن سے علماء مخالفین کا مبہوت ہونا اور آنمرحوم کا اخلاص ثابت ہوتا ہے ؎

## حضرت مسیح موعود کا فوٹو اور اسکی واشت کا مسئلہ حضرت کی ہی زبان مبارک سے

جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سب سے پہلا فوٹو لیا گیا تھا مینے وہ فوٹو خریدا اور اسپر فریم اور شیشہ بھی لگوایا جب میں قادیان گیا اور حسب دستور تنہائی میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو مینے جناب ممدوح سے عرض کیا کہ مینے حضور کا فوٹو خریدا ہے اگر حضور کی اجازت ہو تو اس کو اپنی نشستگاہ میں دیوار پر لگایا جاوے حضور نے فرمایا نہیں ہمارا اس فوٹو سے ہرگز یہ منشا نہ تھا کہ لوگ خریدیں اور اپنے پاس رکھیں ہمنے صرف ولایت بھیجنے کی غرض سے یہ فوٹو کھینچایا تھا کیونکہ یہ لوگ فوٹو دیکھکر بھی اچھے نتیجہ پر پہنچ جاتے ہیں۔ مینے عرض کیا کہ اب میں اسکو خرید چکا ہوں اسکو کیا کیا جاوے؟ فرمایا کہ کسی صندوق میں ڈال چھوڑو ایسی جگہ نہ رکھو کہ لوگ آئیں اور دیکھیں اسطرح تصویر کی پرستش شروع ہو جاتی ہے پس مینے اسی دن سے وہ فوٹو الماری میں رکھا ہوا ہے اگر حضرت صاحب کا منشاء اسکے جلانے یا چاک کر دینے کا ہوتا تو اسیوقت فرما دیتے اور اس ارشاد سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ انکی توہین نہ کیجاوے اور نہ اسقدر عزت کہ پرستش کی حد تک پہنچے - جو کچھ مینے لکھا ہے یہ بہر الفاظ میں حضرت مسیح موعود کے ارشاد کا مفہوم ہے - فقط خاکسار حبیب الرحمن احمدی از حاجی پور ڈاکخانہ پھگواڑہ - ۲۰ - اگست ۱۹۱۵ء

# "الانبیاء اخوة لعلّات"

انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہوتے ہیں

## حضرت مسیح موعود کے نبی ہونے پر ایک اور زبردست دلیل

حضرت نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الانبیاء اخوة لعلات امھاتھم شتّٰی ودینھم واحد یعنی انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہوتے ہیں۔ انکی مائیں تو مختلف ہوتی ہیں۔ اور دین ایک ہوتا ہے۔ پس حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء علیہم السلام کا آپسمیں تعلق علاتی بھائیوں کا سا بیان فرماتے ہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر ایک مامور من اللہ کسی دوسرے گذشتہ نبی کو برنباء وحی یا الہام یا کشف اپنا ایک بھائی بیان کرے۔ تو وہ مامور من اللہ بھی ضرور نبی ہی ہوتا ہے۔ ورنہ حضرت نبی کریم کے الفاظ معاذ اللہ غلط ٹھہرتے ہیں۔ اب میں ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی تحریر میں سے ایک عبارت درج کرتا ہوں جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود مندرجہ بالا حدیث کے رو سے واقعی نبی اللہ تھے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں۔

"مجھے دکھایا گیا ہے۔ کہ مسیح ابن مریم اس تہمت سے بری اور راستباز ہے۔ اور اس نے کئی دفعہ مجھ سے ملاقات کی۔ لیکن ہر ایک دفعہ اپنی عاجزی اور عبودیت ظاہر کی۔ ایک دفعہ میں نے اور اس نے عالم کشف میں جو گویا بیداری کا عالم تھا۔ ایک جگہ بیٹھکر ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا اور اس نے اپنی فروتنی اور محبت سے میرے پر ظاہر کیا۔ کہ وہ میرا بھائی ہے۔ اور میں نے بھی محسوس کیا۔ کہ وہ میرا بھائی ہے۔ تب سے میں اسکو اپنا ایک بھائی سمجھتا ہوں۔ جو کچھ میں نے دیکھا ہے۔ اس کے موافق میرا یہی عقیدہ ہے۔ کہ وہ میرا بھائی ہے گو مجھے حکمت اور مصلحت آلہی نے اس کی نسبت زیادہ کام سپرد کیا ہے۔ اور اس کی نسبت زیادہ فضل و کرم کے وعدے دیئے ہیں۔ مگر پھر بھی میں اور وہ روحانیت کے رو سے ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ اسی بنا پر میرا آنا اسی کا آنا ہے۔" (خط بنام ڈوئی مندرجہ مکتوبات حصہ سوم صفحہ ۱۱۸)

اب اس حوالہ سے چار باتوں کا پتہ لگتا ہے۔

(۱ اول) حضرت مسیح موعود نے عالم کشف میں دیکھا۔ کہ مسیح ابن مریم نے آپ پر ظاہر کیا۔ کہ وہ میرا بھائی ہے۔

(دوم) حضرت مسیح موعود تب سے مسیح ابن مریم کو اپنا ایک بھائی خیال کرتے ہیں۔

(سوم) حضرت مسیح موعود کا یہی عقیدہ ہے۔ کہ مسیح ابن مریم مسیح موعود کا ایک بھائی ہے۔

(چہارم) حضرت مسیح موعود اور حضرت مسیح ابن مریم روحانیت کے رو سے ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔

اب کوئی عقلمند ان صریح باتوں کو دیکھکر یہ نہیں کہہ سکتا کہ مسیح موعودؑ واقعی نبی نہ تھے۔ بلکہ آنحضرت (صلعم) کے الفاظ ایک طرف اور مسیح موعود کا کلام دوسری طرف اس بات کی پوری تصدیق کر رہا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود واقعی اور حقیقی معنوں میں **نبی** تھے۔ اور آپکا مسیح ابن مریم کا بھائی ہونا اور ایک ہی جوہر کا دوسرا ٹکڑا ہونا ہرگز ہرگز متحقق نہیں ہو سکتا۔ اگر مسیح موعود نبی نہ ہوں۔ پس یہ الفاظ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ مسیح موعود واقعی اور حقیقةً **نبی** تھے۔ والسلام۔

خاکسار محمد سعید "سعدی" لاہور

---

## بدر فنڈ کے متعلق ایک عرض

حال میں ایک اشتہار برادر مکرم میاں معراج الدین صاحب مالک اخبار بدر کا شائع کیا ہوا میں نے اتفاقاً دیکھا ہے۔ جس سے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ انہوں نے بدر کے اجرائے کے واسطے خاص کوشش کی ہے۔ اس اشتہار میں ان فوائد اور برکات کا بذر الفاظ میں ذکر کرتے ہوئے جو اخبار بدر کے ذریعہ سے جماعت احمدیہ کو حاصل ہوئے۔ اور ملک قوم اور گورنمنٹ کی خدمت کی گئی۔ میاں صاحب موصوف نے میری نہ سالہ خدمات اڈیٹری کی تعریف کی ہے۔ اس کے سبب سے میں انکا بہت ممنون ہوں۔ لیکن اس اشتہار میں میاں صاحب نے جو یہ الفاظ لکھے ہیں کہ بدر کیواسطے جو چندہ ہوا تھا۔ اور اس کی ایجنسی کی کتب سے جو کچھ حاصل ہوا اس میں سے مجبہ مالک بدر کو حبہ نہیں دیا گیا۔ یہ الفاظ بعض احباب کو مشکوک معلوم ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے مجھ سے ان کے متعلق دریافت کیا ہے۔ لہذا میں ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر میاں صاحب اتنے الفاظ اور بڑھا دیتے کہ بدر کی ضمانت طلب کئے جانے کے وقت بدر فنڈ کئی ہزار روپے کا مقروض تھا۔ اور اس قرضہ کا ادا کرنا مالک اخبار ہی کے ذمہ تھا۔ پس جو کچھ چندہ اور فروخت کتب سے حاصل ہوا وہ ضروری تھا۔ کہ پہلے قرض خواہوں کو دیا جاتا اور دیا گیا۔ تو اصل واقعہ صاف ہو جاتا۔ غرض یہ سچ ہے کہ مالک اخبار نے ان چندوں وغیرہ سے کچھ نہ لیا بلکہ اس قرضہ کی ادائیگی کے واسطے کچھ اور بھی دے کر اسکو پورا کیا۔ لیکن چونکہ یہ ان کا ہی قرضہ ادا ہوا۔ اس واسطے ایک معنی میں انہوں نے ہی لیا ہے۔ ہاں اخبار بدر اگر جاری ہو جائے تو میرے واسطے بہت ہی خوشی کا موجب ہو گا۔ اور میں ہر طرح سے ان کی خدمت میں انشاء اللہ حتی الوسع کوشاں رہونگا۔ اور اپنے مضامین اس میں درج کرتا رہونگا۔ اس کے مالک میاں صاحب ہی ہیں لیکن اس کی خدمت کے لحاظ سے میں ہمیشہ اپنا ہی سمجھکر اس کی خدمت کروں گا۔ اور بدر ٹریکٹ سیریز جو میں نے جاری کیا ہے۔ وہ بھی اجرائے بدر پر اسیکے دفتر کے سپرد کر دیا جائے گا۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ

سابق اڈیٹر بدر

---

## "میں نے کوئی افترا نہیں کیا"

خواجہ کمال الدین صاحب کے اشتہار کا جواب الفضل ۸۔ اگست میں شائع ہوا تھا۔ اس کے جواب میں چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب نے لکھا ہے کہ میری نسبت یہ غلط خبر ہے کہ میں قادیان میں شاذ و نادر ہی گیا ہوں۔ بلکہ میں نے ۱۹۰۰ء میں بی اے پاس کیا اور مڈل سے حضرت صاحب پر ایمان رکھتا تھا۔ اور

کئی کئی بار قادیان آکر رہا ہون ہان ۱۹۰۲ء سے میرا جانا بہت کم ہو گیا۔ اور گیا تو شاذ و نادر بعض سالانہ جلسوں میں۔ اس پر مزید حاشیہ چڑہانے کی کچھ ضرورت نہیں۔ میں نے ۱۸۹۹ء میں بی۔ اے پاس کیا ہے اس وقت تک میں چوہدری اسمٰعیل صاحب کے احمدی ہونے سے آگاہ نہیں تہا۔ بلکہ میں انہیں ہمیشہ متوجہ بہ احمدیت سمجہتا رہا اور اسی لیے تبلیغ کے طور پر کتابیں دیتا رہا۔ اگر وہ کبھی احمدیت کا اظہار میرے سامنے کرتے تو مجھے بطور تبلیغ کتابیں دینے کی ضرورت نہ ہوتی۔ یہ ۱۸۹۹ء تک کا ذکر ہے۔ اس کے بعد ۱۹۰۱ء سے وہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ میں بہت کم آیا اور دبی زبان سے یہ اقرار کیا ہے کہ نہیں آیا چنانچہ باوجود یہ جاننے کے کہ بحث حضرت مسیح موعود کی صحبت سے مستفیض ہونے کے بارے میں ہے۔ لکھتے ہیں کہ ۱۹۱۳ء کے سالانہ جلسہ پر میں گیا تھا یعنی اپنے نہ آنیکو اس طرح چھپانا چاہتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ حضور مسیح موعود نے اپنی نبوت کا اعلان دسمبر ۱۹۰۱ء کو فرمایا ہے پس جو لوگ خود اقرار کرتے ہیں کہ ہمیں ۱۹۰۲ء سے حضرت مسیح موعود کی صحبت خاص طور پر نصیب نہیں ہوئی بلکہ شاذ و نادر طور پر کبھی سالانہ جلسہ میں دور سے چہرہ مبارک ہی دیکھنا نصیب ہوا وہ کیا سمجھ سکتے ہیں اور کیونکر دعوے کر سکتے ہیں کہ ہم نے اس مسئلہ پر خود آپکی زبان مبارک سے کچھ سنا اور خواجہ کمال الدین صاحب کے معیار پر پورے اتر سکتے ہیں۔ پہر خواجہ صاحب کی فہرست میں ایسے آدمی بھی ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود کو دیکھا بھی نہیں۔ ان کی نسبت چوہدری صاحب کیا فرماتے ہیں۔

(شیر علی)



## مضمون از رنگون

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی بھائی صاحب

السلام علیکم و رحمت اللہ و برکاتہٗ۔ میری اُردو زبان نہیں لیکن غیر زبان کا جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زبان ہے۔ مجھے بہت شوق ہے۔ اور محض حضرت اقدس کی کتابوں کی برکت سے کچھ لکھ پڑھ سکتا ہوں بس میرے جو الفاظ غیر مناسب ہوں۔ ان کی اصلاح کر کے درج کر دیا کریں۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کشتی نوح میں جو تعلیم ہے۔ اس میں حضرت اقدس نے فرمایا ہے کہ جو مخالفوں کی مجلس میں بیٹھتا ہے۔ اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے۔ وہ میری جماعت سے نہیں۔ اور آج کل پیغام پارٹی کے ممبر اپنے پرانے رفیقوں کے گلے جا ملے ہیں جنہوں نے انکو کئی دفعہ کفر کے فتوے لگائے۔ اور ان کا کفر دور نہیں ہوا۔ اور نہ مخالفوں نے اپنا کفر واپس لیا۔ اور یہ ہماری جماعت سے ناراض ہو کر نکل گئے۔ کہ ہم لوگ غیر احمدیوں کو کافر کہتے ہیں۔ حضرت اقدس نے ان کو کافر نہیں کہا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ پیغام پارٹی نے حضرت اقدس کی کتابوں کو کبھی مطالعہ نہ کیا تھا۔ اور نہ آج کل کرتے ہیں۔ اور جو کچھ پہلے ان کی قلم سے نکل چکا ہے۔ اس کو جھٹلا رہے ہیں۔ اور باوجود دندان شکن جواب ملنے کے شرمندہ بھی نہیں ہوتے۔ حضرت اقدس نے خود اپنی کتاب خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۷ و ۱۷۸ میں لکھا ہے۔

واتخذت روحانیة خیر الرسل مظهراً من امتهٖ لتبلغ کمال ظهورها وغلبه نورها کما کان وعد الله فی الکتب المبین فانا ذٰلک المظهر الموعود والنور المعهود فامن ولا تکن من الکافرین۔ مجھکو مان لو اور کافروں میں سے نہ ہو جاؤ۔ ضد اور **تعصب میں واقعی آدمی اندھا ہو جاتا ہے**۔ خدا انکو عقل سمجھ دے آمین۔

خادم عبد القادر

## دعوت الی الخیر

**ماریشس** سے مولوی حافظ غلام محمد صاحب بی اے احمدی مشنری اسلام اپنے عریضہ مورخہ ۶۔ اگست میں حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علے رسولہ الکریم

سیدی و مطاعی

گھر سے خط پہنچا۔ معلوم ہوا کہ حضور خیر و عافیت سے ہیں فالحمد للہ۔ بوجہ رمضان کے روز ہل سے بلاہر دیگر مقامات کیطرف نہیں جانا ہوا۔ یہاں ماریشس میں ایک عجیب دستور ہے کہ مولوی اور مساجد کے امام ہر رمضان میں مانگنے کیلئے گاؤں گاؤں کا دورہ کرتے اور ہر امیر اور ہر دوکاندار کے پاس جاتے ہیں۔ اور وہ انہیں کچھ دیدیتا ہے چنانچہ پانچ چھ میرے ملنے کے لئے بھی آئے۔ میں نے انکو اپنے سلسلہ کی خوب تبلیغ کر دی انہوں نے سوائے آمنا اور صدقنا کے کچھ نہ کہا ایک امام مسجد آیا مسٹر نوریا نے کہا کہ یہ عربی بولتے ہیں۔ میں نے اسکے ساتھ عربی گفتگو کی اور وفات مسیح اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوٰی پیش کیا مگر وہ عذر پیش کرتا رہا کہ میں نے کبھی اس بارہ میں سوچا نہیں۔ پہر کبھی آؤنگا۔ حاجی ابراہیم مخالفوں کو سمجھاتے رہتے ہیں اور ہماری طرف سے لوگوں کے ساتھ جھگڑتے رہتے ہیں۔ کئی اصحاب صرف ڈر کے مارے اعلان اور اظہار نہیں کر سکتے۔ گورنمنٹ میں درخواست دی ہوئی ہے۔ کہ پبلک لیکچر کی اجازت دیجاوے۔ ابھی تک جواب با صواب نہیں ملا۔ حضور دعا فرما دیں۔ اللہ تعالےٰ اپنا فضل اور رحم فرما دے اور لوگوں کو حق کی طرف متوجہ کر دے۔ جو ہوگا حضور کی دعاؤں اور خدا کے فضل سے ہوگا۔ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت کامل میں رکھے۔

ہمنے ایک ٹریکٹ لکھا ہے انشاء اللہ عنقریب شائع کیا جاویگا۔ حضور خاکسار کے حق میں نیز جماعت کولمبو اور جماعت ماریشس کے لئے بھی دعا فرماتے رہیں۔ جو اشخاص ہمارے پاس آتے ہیں انکو لوگ بہت تنگ کرتے اور دھمکاتے ہیں حضور دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ سب کو استقامت عطا فرما وے۔ اور تمام احمدیان ماریشس کی طرف سے حضور کی خدمت میں السلام علیکم عرض ہے میں نے عہ ماہوار پر ایک الگ مکان لے لیا ہے۔ تاکہ عام لوگ آزادی سے آسکیں۔

حضور کا ادنیٰ ترین غلام

غلام محمد از ماریشس روزہل

## منصوری

سے تیسری چٹھی مورخہ ۲۲۔ اگست مکرمی مفتی صاحب لکھتے ہیں۔

میر قاسم علی صاحب اور حافظ روشن علی صاحب کے وعظ ہوئے۔ اخیر میں عاجز نے ایک مختصر سی تقریر کی

پچھلے حصہ میں آدمی زیادہ تھے۔ صبح کم۔

**وعظ** پانچ بجے ختم ہوئے۔ عاجز سیر کے واسطے گیا تو راستہ میں چند انگریزوں اور لیڈیوں سے اتفاقاً گفتگو ہوئی۔ اور سلسلہ حقہ کا تذکرہ ہوا۔ اثنائے گفتگو میں جب ایک انگریز کے ساتھ **قبر مسیح در کشمیر** کا ذکر ہوا۔ تو اس نے کہا کہ میں نے ایک انگریزی کتاب میں بھی دیکھا ہے کہ مسیح کی قبر کشمیر میں ہے۔ اس نے کتاب کا نام* بتلا دیا ہے کل انشاء اللہ یہاں کے کسی کتب فروش سے اس کتاب کو تلاش کیا جاویگا۔ اگر نہ ملی تو کلکتہ یا بمبئی سے منگوانے کی کوشش کی جائے گی۔

**ایک لیڈی** سے گفتگو ہوئی اس نے آخر کہا کہ میں نے آپکو کلکتہ میں ایک پادری سے مباحثہ کرتے دیکھا تھا اور ٹھیک پتہ دیا۔ ...... میرے خیال میں یہاں انگریزوں میں تبلیغ کا اچھا موقع ہے۔ والسلام۔

---

## باقی خبریں

صفحہ ۲ کالم ۳ سے آگے۔

**۲۳ اگست** کے پیام برقی سے پایا جاتا ہے کہ نوو جیور جیوسک کی کوئی خبر ۲۰ - تاریخ سے نہیں آئی تھی مگر تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ قلعہ مذکور کی حالت اس تاریخ کے شبخون کے بعد سے نازک رہی اور امید نہیں کہ قلعہ نشین سپاہ مزید تاب مقاومت لا سکی ہو۔ فوج کے مورچے تمام محاذ پر بدستور تھے۔ ۲۰ - تاریخ سے غنیم نے علاقہ بلیک عیزہ میں بڑی سختی سے حملے کئے مگر جوابی حملوں سے انکی روک تھام کی گئی۔ صوبہ جات بالٹک میں روسی افواج جرمنوں کو ابھی تک روکے ہوئے ہیں اور علاقہ کوونہ میں بھی دشمن کے حملوں کو رد کر دیا ہے۔ بیلیک پر دشمن کی یورشیں خاص طور سے شدید تھیں مگر روسیوں نے انہیں پسپا کر دیا اور اس کا بڑا بھاری نقصان ہوا۔

**بحری تاخت** - میں ۲۲ دشمن نے یہ چند سٹیمر اور غرق کئے۔ داغستان۔ کاسٹر فیلی۔ ونڈ تھسرا۔ کوتر ال کشتی بچا لئے گئے۔ ویم ڈاسن نامی سٹمر کو بھی اڑا دیا جسمیں پانچ جانیں بھی ضائع ہوئیں۔

**پیرس** کی تار خبر ہے کہ برٹش بحری طیارہ نے ایک جہاز بار بردار ی پر بمب پھینکے اور بحیرہ مارموا میں اسکو غرق کر دیا

**روسی** تارپیڈو کشتیوں نے روسی بیان کے بموجب بحیرۂ اسود میں ابتک ایک سو جہاز غرق کئے ہیں۔

**اطالین** ہوائی تاخت میں الیسوڈ سزا کی طرف لمبون کی بوچھاڑ نے ایک طوفان برپا کر رکھا ہے۔

**اٹلی** والے مع اپنے اخباروں کے متفق اللفظ ہو کر بڑے جوش و خروش سے خواہشمند ہیں کہ ٹرکی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا جائے خصوصاً اس بنا پر کہ اس نے بہت بدعہدیاں کی ہیں۔

**دشمن** کا ایک زیپلن دبلنا پر منڈلا رہا تھا۔ روسی آتشباری نے اسے گرا دیا دو افسر اور آٹھ آدمی پکڑے گئے۔ اس جرمن ہوائی جہاز میں ایک چھوٹی سی مشین گن ملی نیز کچھ مقدار شعلہ گیر مادون اور آگ لگا دینے والے بمبون کی۔

**دردانیال** میں انفون گیلی پولی کی لڑائی نہایت شدید بیان کی گئی ہے۔ دشمن کے مورچوں پر حملے کئے گئے۔ ترکوں کو بھی بڑی بھاری کمک پہنچ گئی تھی ۱۲ گھنٹے تک جنگی کارروائی جاری رہی۔ جو طرفین سے بہت سخت و خونریز تھی۔ اور بڑا بھاری نقصان جان ہوا

**نقصانات** جو تمام میدانوں میں ۱۹ سے ۲۱ اگست تک ہوئے ان کی فہرست بھی افسوس کہ بہت طویل ہے

**وزیر ہند** کا پیام برقی بنام حضور والسرائے مورخہ ۲۱ اگست مظہر ہے کہ جرمنوں نے نوو جیور جیوسک پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب برسیٹ لٹووسک پر فراہم ہو رہے ہیں۔ جرمن بیڑا ابھی خلیج ریگا میں گھس گیا ہے جہاں دو نو بیڑوں کی جنگ جاری ہے۔ اپر ناریو اور بگ کی تمام محاذ پر غنیم نے زبردست حملے کئے۔ مگر روسی برابر اس کو روکے ہوئے ہیں ؏



* Free lance in Kashmere